برکت والی رات

مصنف خطبات برکات، خلیفہ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابو العطر مفتی **عبد السلام امجدی** صاحب قبلہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

برکت والی رات

مرتب

گدائے مصطفی ابوالعطر **محمد عبدالسلام امجدی برکاتی**
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور (ایم پی)

باہتمام

حضرت مولانا محمد عمر صاحب رضوی، حافظ محمد سلطان صاحب

ناشر
رضا مشن، گلزار نگر، اندور (ایم پی)

نام کتاب: برکت والی رات

مؤلف: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

نظر ثانی: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

سنہ تالیف: 2013ء

ناشر: رضا مشن، گلزار نگر، اندور (ایم پی)

{ملنے کے پتے}

www.barkatussunnah.com

فہرست مشمولات

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	آغاز کتاب	5
2	فضائل شعبان	6
3	وجہ تسمیہ	7
4	وضاحت	9
5	شعبان کا مخصوص وظیفہ	10
6	شعبان کا روزہ	10
7	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کثرت روزہ کی وجہ	12
8	شب برأت کی فضیلت	13
9	شب برأت کی پانچ خصوصیات	15
10	پہلی خصوصیت	15
11	دوسری خصوصیت	16
12	پانچ راتوں کی عبادت کا اجر	20
13	تیسری خصوصیت	20
14	چوتھی خصوصیت	22
15	پانچویں خصوصیت	23

16	شب برأت کے معمولات	24
17	درود شریف کی برکات	25
18	چند مشہور درود شریف مع تعداد	28
19	درود تاج	28
20	مقبول دعائیں	31
21	خاتمہ	31

نوٹ:

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف و تالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین و مقالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں۔

www.barkatussunnah.com

اور بھی دیگر دینی کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے مذکورہ بالا ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں۔

نیز علمائے اہل سنت نیپال بالخصوص تلامذہ خلفائے حضور شیر نیپال اپنی کتابیں اس ویب سائٹ پر اپلوڈ کروانے کے لئے فقیر سے درج ذیل واٹساپ نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ ان شاءاللہ آپ کی کتابیں اپلوڈ کر دی جائیں گی۔

واٹساپ نمبر:0097431402499

آغاز کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ ۝ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۝

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (کنزالایمان)

ان آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو قسم کے ساتھ یاد فرمایا، جو آخری نبی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور قسم اسی چیز کی کھائی جاتی ہے جو اہم ہو۔ اور قرآن مجید یقینا تمام آسمانی کتابوں میں اہم، افضل اور عظمت وشرف والی کتاب ہے۔ جس میں حلال وحرام، امر ونہی، خیر وشر، خدا کی توحید والوہیت، مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نبوت ورسالت، انبیاء ومرسلین کی عظمت وشوکت، جن و انس کی ہدایت ورہبری، پند ونصیحت، بھلائی کی دعوت وتبلیغ اور زندگی کے ہر شعبوں کا بیان ہے۔ اور جو کتاب ان خوبیوں سے لبریز ہو یقینا اس قابل ہے کہ اس کی قسم کھائی جائے اور اس کی عظمت کو ظاہر کی جائے۔ یہ کتاب برکت ورحمت والی رات، شب قدر یا شب برأت میں اتاری گئی۔ جس رات میں رحمت خداوندی خاص تجلی کے ساتھ بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر اس بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جو اس رات اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اپنی زندگی کو بھلائی اور نیکی کے راستے پر لے جانے کا عہد کرتا ہے اور آئندہ گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔

اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے یعنی کون کب مرے گا، کتنی عمر

پائے گا، کتنا رزق دیا جائے گا یہ سارے امور اسی رات میں لکھے جاتے ہیں اور فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بندوں کے اعمال بھی اسی شب رب کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے بھی یہ رات بہت عظمت اور برکت والی رات ہے۔

برکت والی رات جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے، جس کی قسم رب تعالیٰ نے یاد فرمائی ہے اور جس میں تمام اہم امور بانٹے اور فرشتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ اس رات سے اکثر مفسرین نے شب قدر مراد لی ہے۔ جب کہ بہت سے دیگر مفسرین نے اس رات کی تفسیر شب برأت کی ہے اور فرمایا کہ اس رات سے مراد شب برأت ہے۔

حاصل یہ کہ آیت کریمہ میں مبارک رات سے مراد **''شب برأت''** بھی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے اور بندوں کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے ان بدنصیب لوگوں (کاہن، جادوگر، کینہ پرور، شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان، خودکشی کرنے والے، ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکا کر چلنے والے اور زانی) کے۔ جن کا ذکر بصورت وعید احادیث میں ہوا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس رات کے آنے سے پہلے ہی ان گناہوں کو ترک کر دیں اور رحمت و مغفرت اور نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم کر دینے والے کاموں سے بچیں۔ تاکہ اس رات کی فیضانات و برکتوں سے مالا مال ہوسکیں۔

فضائل شعبان

اسلامی ہجری سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے، جس کی پندرھویں تاریخ کو مسلمانان اہل سنت شب برأت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس مہینے کے روزے اور خاص کر شب برأت میں نفل نماز کی فضیلت واہمیت اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب احادیث مبارکہ اور آثار کریمہ میں بہت حسین اور دلکش انداز میں بیان کئے

گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس کی قدر و منزلت سمجھنے اور اس شب کے فیوض و برکات بٹورنے پر اکسایا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام اس مہینے کی پندرھویں تاریخ کو جنت البقیع قبرستان تشریف لے جاتے اور امت کی مغفرت کی دعا کرتے، اس رات کو عبادت الٰہی میں گزارتے۔ یوں تو ہر رات آپ عبادت الٰہی میں مصروف رہتے، رب کے حضور نازبندگی پیش کرتے۔ مگر اس رات میں مزید عبادت اور دعا کرتے۔ اور اس مہینے روزے سے بھی رہتے۔ نیز اپنے اصحاب کو عبادت و روزے پر ابھارتے اور اجر و ثواب کا مژدہ بھی سناتے۔

وجہ تسمیہ:

شعبان تشعب سے بنا ہے جس کے معنیٰ بٹنا اور تقسیم ہونے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے میں خیر کثیر تقسیم کی جاتی ہے، بندوں کو رزق دیا جاتا ہے اس لئے اس مہینے کو شعبان کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو شعبان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(کنزالعمال ج ۸ ص ۲۷۰، ج ۱۲ ص ۱۳۹، ماثبت بالسنہ، ص: ۱۴۱)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاک رکھو اور اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو، انہیں حسین بناؤ۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب اور رمضان ان دو عظمت والے مہینوں کے بیچ ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جسے شعبا کہا جاتا ہے جس کی فضیلت و برکت سے لوگ غافل ہیں۔ اسی ماہ میں بندوں کے اعمال اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ اسی لئے میں اس

مہینے میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں تا کہ حالت روزہ میں ہی میرا عمل میرے معبو کی بارگاہ میں پیش ہو۔ (درمنثور)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہی جیسے قرآن کی فضیلت تمام آسمانی کتابوں پر ہے۔ اور ماہ شعبان کی فضیلت دوسرے تمام مہینوں پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت و برتری تمام نبیوں پر ہے۔ اور رمضان المبارک کی فضیلت تمام مہینوں پر اس طرح ہے جس طرح اللہ رب العزت کی تمام مخلوق پر۔

(غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۷۔۱۸۸)

یعنی بعد رمضان تمام مہینوں سے زیادہ فضیلت وعظمت والا شعبان المعظم کا مہینہ ہے جس طرح خداوند قدوس کے بعد اس کی تمام مخلوق میں حتیٰ کہ نبیوں میں سب سے فضیلت ورفعت والا میں ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شعبان کے شروع ہوتے ہی مسلمان قرآن کی طرف جھک پڑتے ، اور قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوجاتے اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے تا کہ غریب، مسکین اور محتاج لوگ روزے اور ماہ رمضان بہتر طور پر گذار سکیں۔ (لطائف المعارف ص ۲۵۸)

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب لطائف المعارف میں فرماتے ہیں: ماہ شعبان میں روزوں اور تلاوت قرآن حکیم کی کثرت اس لئے کی جاتی ہے تا کہ ماہ رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لئے مکمل تیاری ہوجائے اور نفس رحمان ورحیم عزوجل کی اطاعت وفرماں برداری پر خوش دلی اور خوب اطمینان سے راضی ہوجائے۔

(لطائف المعارف ص ۲۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امت کا۔شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان (گناہوں سے) بالکل پاک کردینے والا۔

(غنیۃ الطالبین، کنزالعمال ج ۱۲ ص ۱۳۹)

حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اتنا روزہ رکھتے دوسرے مہینے میں نہیں دیکھا جتنا آپ شعبان میں رکھتے ہیں۔تو حضور علیہ السلام نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے،لوگ اس مہینے سے غافل ہیں، حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

(کنزالعمال، ج:۸، ص۲۹۹، ج ۱۲ ص ۱۳۹، ماثبت بالسنۃ، ص:۱۴۱، نسائی، ج:۱، ص:۳۲۴)

وضاحت:

اس حدیث میں شعبان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا مہینہ فرمایا۔کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مہینے کا خاص اہتمام فرماتے، بکثرت عبادت وریاضت کرتے، روزہ رکھتے، امت کی مغفرت کی دعا کرتے اور زیارت قبور کا بھی خاص اہتمام فرماتے۔اس لئے آپ نے اس ماہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔اور رجب کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہمان بنا کر اپنے قرب خاص میں بلایا، اپنی زیارت سے نوازا اسرار و رموز اور امور غیبیہ عطائیہ پر مطلع فرمایا۔جبکہ حالت بیداری میں دیدار الٰہی جیسا شرف وفضل حضور کے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں۔اور آپ کو اسی مہینے کی ستائیس تاریخ کو جنت و دوزخ اور دیگر عجائب کا بھی مشاہدہ کرایا گیا۔اسی لئے اس مہینے کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا۔کیونکہ حضور رب تعالیٰ کا مہمان خاص بن کر مقام دنیٰ میں پہنچے۔اور رمضان شریف میں امت محمدیہ پر اس کے روزے فرض ہوئے، اس مہینے میں عبادت

کرنے والے اور روزہ رکھنے والوں کو عظیم خوش خبری یعنی مغفرت اور بخشش اور تھوڑے سے عمل پر زیادتی ثواب سے نوازے جانے کی خوشخبری دی۔ اس لئے اس مہینے کو امت محمدیہ کا مہینہ فرمایا۔ تا کہ بندے ثواب کے حصول میں خوب عبادت اور اعمال صالحہ، صدقہ و خیرات کریں۔ نیز اس امت کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسری امتوں پر فوقیت و برتری عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ٥ اور "وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ٥

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا، اُن میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر۔

شعبان کا مخصوص وظیفہ:

توریت میں ہے کہ جو شخص شعبان المعظم میں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ" کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرما دیتا ہے، ہزار برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہوگا۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیقین میں شمار ہوگا۔

(نزہۃ المجالس مترجم ج ۱ ص ۵۷۴)

شعبان کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبان میں روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب حضور روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور پھر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔ آپ شعبان میں اکثر بہت روزے رکھتے تھے۔

(بخاری، ج:۱،ص: ۲۶۴، مسلم، ج:۱،ص:۳۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی مہینہ کا مکمل روزہ رکھتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ اور آپ کو شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں بہت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(بخاری، ج:۱،ص: ۲۶۴، مسلم، ج:۱،ص:۳۶۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا شعبان کا روزہ ماہ رمضان کی تعظیم کے لئے۔

(شرح السنۃ ج ۳،ص ۵۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام شعبان کے روزے رکھتے یہاں تک کہ اسے رمضان سے ملاتے۔ شعبان کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے نہیں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شعبان کا مہینہ دوسرے مہینے کے بہ نسبت آپ کو بہت محبوب ہے؟ فرمایا ہاں، اے عائشہ! کوئی نفس نہیں ہے جسے اس سال موت آنی ہو مگر اس کی موت کا وقت شعبان میں لکھ دیا جاتا ہے۔ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری موت لکھی جائے اور میں اپنے رب کی عبادت اور عمل صالح میں ہوں۔

(درمنثور ج:۵ ص:۷۴۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ایک روزہ رکھتا ہے وہ

جنت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ہمسایہ (پڑوسی) ہوگا اور اسے حضرت ایوب اور حضرت داؤد علیہما السلام جیسی عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔ جو ماہ شعبان کے مکمل روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سکرات موت یعنی موت کی سختیوں سے اسے نجات عطا فرماتا ہے اور وہ شخص قبر کی تاریکی اور منکر ونکیر کی دہشت وہیبت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۵۶۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کثرت روزہ کی وجہ:

حضور اکرم نومجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان المعظم کے مہینے میں بہت کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے جیسا کی حدیثوں کی روشنی میں آپ سماعت فرما چکے ہیں۔ آخر اس کثرت کے ساتھ روزہ رکھنے کی وجہ کیا ہے؟ تو سنئے ابوداؤد شریف کتاب الصوم کے حاشیہ پر اس کی مندرجہ ذیل چار وجہیں بیان فرمائی ہیں:

(۱) مہینہ کے جو تین روے نفلی ہیں سفر وغیرہ کی وجہ سے حضور علیہ السلام نہیں رکھ پاتے تھے تو وہ روزے اکٹھے ہوجاتے، جنہیں حضور شعبان میں قضا کرتے تھے۔

(۲) ازواج مطہرات امہات المؤمنین سے رمضان کے جتنے دن کے روزے فوت ہوجاتے ان روزوں کی قضا شعبان میں ہی کیا کرتی تھیں تو حضور بھی ان دنوں میں روزے سے ہوتے۔

(۳) چونکہ شعبان کے بعد رمضان کا مہینہ ہے جس میں نفلی روزے نہیں تو گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں نفل نہ ہونے کے سبب واقع ہونے والی کمی کو شعبان میں روزے رکھ کر پوری کرتے تھے۔

(۴) شعبان کے مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں تو حضور کو یہ بات پسند تھی کہ جب آپ کا عمل پیش ہوں تو اس گھڑی آپ روزے سے

ہوں جبکہ لوگ اس ماہ کی فضیلت سے غافل ہیں۔

(حاشیہ ابوداؤد کتاب الصوم)

شب برأت کی فضیلت:

یوں تو شعبان کا پورا مہینہ سعادتوں، رحمتوں، برکتوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایات ونوازشات سے عبارت ہے۔مگر شب برأت تو شعبان معظم کی تمام راتوں میں سب سے اہم ترین اور افضل واکرم، مغفرت وبخشش اور رب تبارک وتعالیٰ کی نظر رحمت اور اس کی جود وسخا کی رات ہے۔جس میں گناہوں سے توبہ کرنے والے بندوں کو گناہوں سے پاک کردیا جاتا ہے، مصیبت زدہ کو مصیبت سے نجات کا پروانہ عطا کیا جاتا ہے، طالب رزق کو رزق دیا جاتا ہے اور فریادی کی فریادرسی کی جاتی ہے۔اس رات کی عبادت بندوں کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور یہ رات اس بندے کو اپنے رب کوراضی کرنے کے لئے غنیمت کی رات ہوتی ہے، جس نے گناہوں سے اپنے رب کوناراض کرلیا اور اپنے اوپر عذاب جہنم کو لازم کرلیا۔ایسے حضرات کو چاہئے کہ اس رات کو غنیمت سمجھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں اور کثرت عبادت وریاضت اور توبہ واستغفار کے ذریعہ رب کوراضی کرنے کی پوری کوشش کریں۔ورنہ اگر چوک گئے تو پھر سال بھر کے بعد ہی یہ حسین موقعہ ہاتھ آئے گا۔اور کون جانتا ہے کہ آنے والے سال تک زندہ رہے گا بھی یا نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و بھلائیاں کھول دیتا ہے(۱) بقرعید کی رات، (۲) عید الفطر کی رات، (۳) پندرہویں شعبان کی رات یعنی شب برات میں ۔جس میں موت ورزق کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اس میں اس بات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے جو اس سال حج کرے گا اور (۴) عرفہ کی رات یعنی نویں ذی الحجہ کی رات۔(ان چار راتوں

میں اللہ رب العزت بھلائیوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔

(درمنثور ج ۱۳ ص ۲۵۵ مطبوعہ مرکز ھجر للبحوث الاسلامیہ)

علامہ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ’’شب برأت سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، جمعرات ہفتہ بھر کے گناہوں کا کفارہ اور شب قدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ یعنی ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور یاد الٰہی میں ساری رات جاگ کر گزار دینا گناہوں کے کفارے کا سبب ہوتا ہے۔ اس لئے اس رات کو کفارے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی دو راتیں اور پندرہ شعبان کی رات (عبادت میں) جاگ کر گزار دی تو اس انسان کا دل ایسے دن میں نہیں مرے گا جب کہ تمام دل مر جائیں گے۔

(کنز العمال، ج:۸، ص:۵۴۸)

کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس رات کی قدر و عظمت جانتے ہوئے بھی اس کی نا قدری کرتے ہیں۔ شب بیداری کے نام پر تاش کھیلتے ہیں، ویڈیو گیم، پٹاخے بازی اور ہنسی مذاق میں گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کب ہوش آئے گا؟ کیا وقت نہیں آیا کہ خلاف شرع کاموں اور لہو و لعب کو چھوڑ کر عبادت الٰہی میں مصروف ہو جائیں۔ یاد رکھئے جو لوگ اس رات میں پھلجھڑیاں، پٹاخے بازی، آتشبازی اور دوسرے خلاف شرع کام کرتے ہیں وہ شیطانی کاموں میں لگے رہتے ہیں، مال کو برائی کے راستوں میں خرچ کرتے ہیں جو کہ فضول خرچی ہے۔ اور فضول خرچی کرنے والوں کو قرآن

میں شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔اور جو شیطان کا کام کرے گا وہ اللہ کے عذاب میں رہے گا۔اس لئے نوجوانو! ہوش میں آؤ اور شریعت وسنت کے موافق اپنی زندگی کا ہر لمحہ گذارو۔اس رات کی قدر کرو اور فضولیات و واہیات اور بدعات ومنکرات سے بچو۔تا کہ گناہوں کے ترک کردینے کے سبب باران رحمت خداوندی کی چھینٹیں تم پر بھی پڑیں۔اور تمہارے رزق میں خیر و برکت کا نزول ہو۔کیونکہ ارتکاب معاصی رزق سے محروم کردیتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔اللہ ہمیں اور آپ کو بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

شب برأت کی پانچ خصوصیات

پہلی خصوصیت:

اس رات کی پہلی خصوصیت ہر امر محکم اور حکمت بھرا ہوا کام کا تقسیم ہونا ہے۔کیونکہ اس بابرکت رات میں ہر محکم امر اور سال بھر تک ہونے والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔اور یہ تمام امور(کام)اسی رات میں فرشتوں کو سونپے جاتے ہیں۔حضرت ابن عمر،حضرت مجاہد،حضرت زاہد اور بہت سے سلف صالحین سے مروی ہے کہ اسی رحمت و انوار والی رات میں عمر اور روزی وغیرہ سال کے آخر تک ہونے والے کام طے کر لئے جاتے ہیں۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ہر اس شخص کا نام دکھایا جاتا ہے جو اس شعبان سے آئندہ شعبان تک مرنے والا ہوتا ہے۔آدمی عورتوں سے نکاح کرتا ہے،عمارتیں بناتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں ہوتا ہے۔

(درمنثور،ج:۵:ص:۷۴۰،روح المعانی ملخصا)

حضرت محمد بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مرنے والے افراد کو لکھ لیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے، اس کا بچہ ہوتا ہے جب کہ اس کا نام مردوں میں ہوتا ہے۔

(تفسیر بغوی، ج:٦، ص:١٢٠)

دوسری خصوصیت:

اس رات کی ایک عظیم شان و خاصیت عبادت پر ملنے والا اجر جزیل ہے۔ کیونکہ اس مقدس اور مغفرت والی رات میں اللہ رب العزت کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہوکر خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنے والا بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش میں نہا کر اپنے گناہوں کے میل کو دھوتا ہے اور رب کی نظر رحمت کو اپنی طرف مبذول کرانے میں کامیابی اور سعادت وخوش نصیبی سے ہم کنار ہوتا ہے۔ جو آدمی اس رات میں نفل نمازیں اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے کثرت سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوکر تھوڑے سے عمل پر زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور شیطان لعین کے دجل وفریب اور اس کے بہکاوے سے حفاظت کے لئے فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان (شب برأت) کی رات ہو تو اس رات میں قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی رزق کا طلب گار کہ اسے رزق عطا کروں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے مصیبت سے نجات دوں! یہ

اعلان صبح صادق سے پہلے تک ہوتا رہتا ہے۔

(درمنثور، ج:۵،ص:۷۴۱، مشکوۃ،ص:۱۱۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات نماز کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے سجدہ لمبا کیا، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی ہے۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں اٹھی اور آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی۔ جب حرکت محسوس ہوئی تو میں واپس لوٹ آئی۔ جب آپ نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ''اے عائشہ! کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبی تیرے ساتھ ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کی: بخدا نہیں یارسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ کی روح قبض کرلی گئی ہے۔ کیونکہ آپ نے سجدہ لمبا کیا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا تجھے معلوم ہے کہ آج کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے والوں کو بخش دیتا ہے، رحمت کے طلبگاروں پر رحم فرماتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ڈھیل دیتا ہے۔ (شعب الایمان، ج:۳،ص:۳۸۰، درمنثور ج ۵ ص ۷۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس رات میں سو رکعات نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتوں کو بھیجے گا، تیس فرشتے اسے جنت کی خوشخبری سنائیں گے، تیس عذاب دوزخ سے بچائیں گے، تیس اس سے دنیا کی مصیبتیں دور کریں گے۔ اور دس فرشتے اسے شیطان کے مکروفریب سے بچائیں گے۔

(کشاف، ج ۴، ص ۲۶۴، روح البیان، ج:۸،ص:۴۴۷)

نبی اکرم ،نور مجسم ،سید عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو پانچ راتوں میں جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کرے اوراس کے ذکر میں ان راتوں کو گذار دے تواس کے لئے جنت واجب ہے۔(۱)عرفہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات (۲)ترویہ یعنی نویں ذی الحجہ کی رات (۳)دسویں ذی الحجہ کی رات (۴)عید الفطر کی رات (۵)اور پندرہ شعبان کی رات یعنی شب براءت۔

(روح البیان ج۸ص۴۴۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب براءت میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منور کی قبرستان جنت البقیع میں اپنی امت کے مومن مرد و عورت کی بخشش ومغفرت کی دعا سے فارغ ہوئے تو میرے حجرہ میں حضور تشریف لائے ، پھر اپنے کپڑے اتار دئے اور مجھ سے فرمایا :اے عائشہ! کیا تو اس مبارک رات میں مجھے اجازت دیتی ہے کہ اپنے رب کی عبادت کروں؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ضرور اپنے رب کی عبادت وبندگی کریں۔ پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طویل (لمبا) سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں سرکار کی روح قبض تونہیں ہوگئی ؟ اتنا لمبا سجدہ حضور نے کیا۔تو میں حضور کو چھو کر جائزہ لینے لگی اور میں نے اپنا ہاتھ حضور کے قدموں کے تلووں پر رکھ دیا تو حضور کے جسم میں حرکت محسوس کی ۔تب جا کر مجھے خوشی ہوئی۔اوراسی وقت میں نے سنا کہ حضور سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے:

اَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ووَاَعُوذُ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لا أُحصى ثَناءً عليكَ أنتَ كما أثنيتَ علَى نفسِكَ"۔

یعنی: اے اللہ! میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے

عذاب سے۔ تیری ذات بڑی عظمت والی ہے۔ میں تیری ویسی تعریف وثنا تونہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف وثنا کی ہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس دعا کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا: اے عائشہ! ان کو سیکھ لو اور دوسروں کو بھی سیکھاؤ۔ اس لئے کہ مجھے یہ دعا جبریل علیہ السلام نے بتائے ہیں اور مجھے اشارہ دیا ہے کہ سجدے میں یہ بار بار کروں۔ (درمنثور ج ۵ ص ۷۴۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جو شعبان کی پندرہویں رات سو رکعت نماز اس کیفیت کے ساتھ پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اے علی! جو بندہ بھی یہ نماز اس کیفیت کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ حاجت پوری فرما دے گا جو اس رات وہ بارگاہ الٰہی میں پیش کرے گا۔ اور اللہ رب العزت اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجے گا، جو اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور گناہوں کو مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے۔ اور مزید یہ کہ جنت عدن میں سات لاکھ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس آدمی کے لئے جنت عدن میں شہر اور محلات تعمیر کریں گے اور پیڑ پودے لگائیں گے، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کان نے سنا ہوگا اور نہ مخلوق میں سے کسی کے دل میں ان کا وہم وگمان پیدا ہوگا۔ اور اگر اس رات سے سال گزرنے تک مر گیا تو شہید کا درجہ پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے سورہ اخلاص کے ہر حرف کے بدلے اس رات ستر حوریں عطا فرمائے گا۔

(روح البیان، ج:۸،ص:۴۴۸)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ستر اصحاب نبی کریم نے حدیث بیان کی جو اس رات ''صلوٰۃ خیر'' سو رکعت پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس دس بار سورہ اخلاص پڑھے، یا دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت

میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار قل ھو اللہ شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نظر کرم فرمائے گا اور ہر نگاہ کرم پر اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا، جن میں ادنیٰ حاجت اس کی مغفرت اور بخشش ہے۔

(روح البیان، ج:۸،ص:۴۴۷،۴۴۸)

پانچ راتوں کی عبادت کا اجر:

ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ جو شخص پانچ راتوں کو بیدار ہو کر یعنی عبادت الٰہی میں گزارے گا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔

(۱) **ترویہ:** یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات

(۲) **عرفہ:** یعنی نویں ذی الحجہ کی رات

(۳) **قربانی کی رات:** یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات

(۴) **عیدالفطر کی رات**

(۵) پندرہویں شعبان کی رات (شب برأت)

(روح البیان، ج:۸،ص:۴۴۸)

تیسری خصوصیت:

اس رات کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس رات میں خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور اس رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومنین بندوں پر بے حد و حساب رحمتیں نازل فرماتا ہے، اپنے صالحین بندوں اور امیدوار مغفرت پر سایۂ رحمت ومغفرت دراز فرما دیتا ہے اور اپنے قہر وغضب سے انہیں محفوظ فرماتا ہے۔ اور یہ بندے کی خوش نصیبی ہے کہ اس مقدس رات کی عبادت وریاضت، اذکار و وظائف اور گناہوں سے تائب ہونے کی وجہ سے پروانۂ نجات عطا کر دیا جاتا ہے اور رحمت الٰہی

کے حصار میں با حفاظت وطمانیت داخل ہوجا تا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! معلوم ہے یہ کون سی رات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ! یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے والے پر مہربانی فرماتا ہے۔

(درمنثور، ج:۵،ص:۷۴۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں میری امت پر قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد کے برابر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(تفسیر کشاف، ج:۴،ص:۲۶۳)

کیوں کہ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے اس کی تخصیص فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ بے شمار رحمت ومہربانی فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں شب میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائیں۔ میں نے پوچھا یہ کون سی رات ہے؟ کہا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(غنیۃ الطالبین)

چوتھی خصوصیت:

اس رات کی خصوصیتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جس نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ کیونکہ ہر گناہ کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے مگر مشرک کی مغفرت ہر گز نہیں فرماتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ(النساء48)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں فرماتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا کو معاف فرما دیتا ہے۔

اور شرک کے علاوہ جو بندہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے مثلاً شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے، جادو کرتا ہے، مومن بھائی سے کینہ رکھتا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے تو ایسے شخص کو بھی اس رات میں مغفرت کا پروانہ عطا نہیں کیا جاتا ہے، جب تک ان گناہوں سے سچی توبہ نہ کر لے، کینہ اور بغض وعداوت والا آپس میں صلح نہ کر لے۔ چنانچہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے سوا کاہن، جادوگر، کینہ پرور، شراب کے عادی، ماں باپ کے نافرمان اور زنا پر ڈٹے رہنے والے کے۔

(تفسیر کشاف، ج:۴،ص:۲۶۳)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک، کینہ رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے، چادر گھسیٹ کر چلنے والے،

والدین کی نافرمانی کرنے والے اور ہمیشہ شراب خوری کرنے والے کی طرف نظر کرم نہیں فرماتا۔ (شعب الایمان، ج:۳،ص:۵۰ ۳، کنزالعمال ج ۱۲ ص ۱۴۱)

حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب برأت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور ندا آتی ہے کہ ''ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کروں! ہر اس بندے کو عطا کیا جاتا ہے جو رب سے سوال کرتا ہے سوائے زانیہ عورت اور مشرک کے۔

(شعب الایمان، ج:۳،ص:۸۶۔۳۸۵، کنزا لعمال ج ۱۲ ص ۱۴۱، روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف نگہ کرم فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ سوائے کینہ رکھنے والا اور خودکشی کرنے والے کے۔

(کنزا لعمال ج ۳ ص ۱۸۸)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب پندرہ شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور مومنوں کو بخش دیتا ہے، کافروں کو مہلت دیتا ہے، کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ رکھنے کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ کینہ چھوڑ دیں۔

(درمنثور، ج:۵،ص ۷۴۱)

پانچویں خصوصیت:

اس رات کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ رب کے محبوب دانائے غیوب، شفیع امت، محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تمام امت کی شفاعت کا سوال رب تبارک وتعالیٰ سے اس رات میں کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ

کی اس درخواست کو قبول فرمایا۔اس لئے اس شب کو شفاعت کی رات بھی کہتے ہیں۔
چنانچہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کی تیرہویں رات کو اللہ تعالیٰ سے امت کی شفاعت کی دعا مانگی تو ایک تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی۔ پھر آپ نے چودھویں کی رات شفاعت کی درخواست کی تو دو تہائی امت کی شفاعت منظور ہوئی، پھر حضور نے پندرہویں کی رات امت کی شفاعت کا عریضہ بارگاہ الٰہی میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائی، مگر وہ شخص جو رحمت الٰہی سے اونٹ کی طرح دور بھاگ گیا (یعنی بار بار برابر گناہ پر گناہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا جس کی وجہ سے اس شفاعت سے محروم ہو گیا)۔

(تفسیر کشاف، ج:۴،ص:۲۶۳،روح البیان،ج:۸،ص:۴۴۹)

شب برأت کے معمولات:

(۱)نفلی نمازیں پڑھیں طریقہ او پر خصوصیت نمبر ۳ میں بیان ہوا۔
(۲) جن کی فرض نمازیں رہ گئیں ہوں وہ پہلے انہیں ادا کریں۔
(۳) تسبیح و تہلیل اور تلاوت قرآن میں مصروف رہیں۔
(۴) چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھیں۔
(۵) ماں باپ، دوست و احباب جو ناراض ہیں انہیں پہلے خوش کریں۔
(۶) زیارت قبور ضرور کریں کہ یہ سنت رسول کریم ہے۔
(۷) کلمہ طیبہ اور استغفار کا وظیفہ خوب کثرت سے کریں۔
(۸) رب کی بارگاہ میں خوب رو رو کر دعائیں کریں اور یہ دعا کثرت سے مانگیں۔اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔
(۹) حسب وسعت صدقہ وخیرات بھی کریں۔ کیونکہ صدقہ گناہوں کا کفارہ اور رد

بلا کے لئے مظبوط ذریعہ ہے۔

(۱۰) بارگاہ رسالت مآب میں بصد ادب و احترام درود پاک پڑھنا نہ بھولیں۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہدیہ صلاۃ وسلام بھیجنا سعادت و فیروز بختی کی علامت ہے اور شعبان درود شریف کا مہینہ بھی ہے کہ درود شریف والی آیت پاک کا نزول بھی اسی ماہ مبارک میں ہوا ہے۔

اس ماہ میں یہ درود پاک خوب کثرت سے پڑھیں:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، وَفِي الْمَلَأِ الأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔

درود شریف کی برکات:

تفسیر صراط الجنان میں بہت ہی اختصار کے ساتھ درود شریف پڑھنے کے برکتوں کو بیان فرمایا ہے۔چوالیس برکات صاحب تفسیر نے شمار کروائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

(1) جو خوش نصیب رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود دُرود بھیجتے ہیں۔

(2) درود شریف خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(3) درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہوجاتے ہیں۔

(4) درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(5) گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(6) درود بھیجنے والے کے لئے درود خود اِستغفار کرتا ہے۔

(7) اس کے نامۂ اعمال میں اجر کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے جو اُحد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔

(8)درود پڑھنے والے کو اجر کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔

(9)درود شریف اس شخص کے لئے دنیا و آخرت کے تمام اُمور کیلئے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درود پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔

(10)مَصائب سے نجات مل جاتی ہے۔

(11)اس کے درود پاک کی حضور صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گواہی دیں گے۔

(12)اس کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(13)درود شریف سے اللہ تعالٰی کی رضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔

(14)اللہ تعالٰی کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔

(15)عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔

(16)میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(17)حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع مُیَسّر آئے گا۔

(18)قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔

(19)جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔

(20)پل صراط پر چلنا آسان ہوگا۔

(21)مرنے سے پہلے جنت کی منزل دیکھ لے گا۔

(22)جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔

(23)درود شریف پڑھنے والے کو بیس غزوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔

(24)درود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہوگا۔

(25)یہ سراپا پاکیزگی و طہارت ہے۔

(26)درود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

(27)اس کی وجہ سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔

(28)یہ ایک عبادت ہے۔

(29)درود شریف اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔

(30)درود شریف مجالس کی زینت ہے۔

(31)درود شریف سے غربت وفقر دور ہوتا ہے۔

(32)زندگی کی تنگی دور ہوجاتی ہے۔

(33)اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔

(34)درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوگا۔

(35)درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے پوتے نفع پائیں گے۔

(36)وہ بھی نفع حاصل کرے گا جس کو درود پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔(37)اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مُکَرَّم کا قرب نصیب ہوگا۔

(38)یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے۔

(39)نفاق اور زنگ سے دل پاک ہوجاتا ہے۔

(40)درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

(41)خواب میں حضور اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوتی ہے۔

(42)درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

(43)درود شریف تمام اَعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل ہے۔

(44)درود شریف دین ودنیا میں زیادہ نفع بخش ہے۔

چند مشہور درود شریف مع تعداد:

درج ذیل درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین سے منقول ہیں ان کا ورد معمول بنالیں انشاء اللہ برکات وانوار کی بارشیں ہونگی۔ ہر درود پڑھنے کی مقدار ساتھ میں لکھ دی گئی ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو خاص کریں تو کرسکتے ہیں اور اس کی تعداد ۱۰۰ بار مقرر کرلیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بہتر یہ ہے ایک وقت مُعَیَّن کرکے ایک تعداد مقرر کرلے اور روزانہ وضو کرکے، دوزانو بیٹھ کر، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے مقرر کردہ تعداد کے مطابق درود عرض کیا کرے اور اس کی مقدار سو بار سے کم نہ ہو، ہاں اس سے زیادہ جس قدر نبھا سکے بہتر ہے۔

(فتاوی رضویہ، باب صفۃ الصلاۃ، ۶/ ۱۸۳، ملخصاً)

(1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرٰهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرٰهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ (۳ بار)

(2) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ (۳ بار)

(3)اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا (۳بار)

(4)اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۳بار)

(5)اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ. (۳بار)

(6)اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ. (۳بار)

(7)اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضٰى وَتَحْفَظَنِي فِيْمَا بَقِيَ. (۳بار)

(8)اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهُ وَرَحْمَةٌ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهُ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

تَسۡلِيماً مِثۡلَ ذٰلِكَ. (۳بار)

(9)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الۡقُلُوۡبِ وَدَوَاءِهَا وَ عَافِيَةِ الۡاَبۡدَانِ وَ شِفَاءِهَا وَ نُوۡرِ الۡاَبۡصَارِ وَ ضِيَاءِهَا وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَ سَلِّمۡ (۱۰بار)

(10)اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وأبلغه دَرَجَة الۡوَسِيلَة من الۡجَنَّة اللّٰهُمَّ اجۡعَل فِي المصطفين محبته وَفِي المقربين مودته وَفِي عليين ذكره وداره وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاته (۳بار)

(11)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّ مَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوۡنَ، وَغَفَلَ عَنۡ ذِكۡرِكَ الۡغَافِلُوۡنَ، وَصَلِّ عَلَيۡهِ فِي الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ أَفۡضَلَ وَأَكۡثَرَ وَأَزۡكٰى مَا صَلَّيۡتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنۡ خَلۡقِكَ۔ (۱۰بار)

(12)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَآئِمَةً مَّقۡبُوۡلَةً تُؤَدِّيۡ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الۡعَظِيۡمَ (۳بار)

(13)اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ الۡحَبِيۡبِ الۡعَالِي الۡقَدۡرِ الۡعَظِيۡمِ الۡجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ (۱۰/بار)

(14) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَ سَلِّمۡ كَثِيۡرًا تَسۡلِيۡمًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيۡهِ جَزِيۡلًا جَمِيۡلًا دَائِمًا بِدَوَامِ مُلۡكِ اللّٰهِ (۱۰بار)

(15) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (۱۰بار)

(16)صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً وَّ سَلَامًا عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ۔ (۲۰بار)

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ.. جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ، وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَتُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ.سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ.سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ.. أَبِي الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

مقبول دعائیں:

شب براءت میں اللہ تعالیٰ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے، اس لئے احباب اہل سنت کے لئے احادیث سے منتخب دعائیں بھی پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان کلمات کے ساتھ رب کے حضور دعائیں کریں، ان شاء اللہ الرحمٰن اللہ رب العزت

دعائیں قبول فرمائے گا اور مرادیں بھی عطا فرمائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنۡجِیۡنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ الۡأَھۡوَالِ وَالآفَاتِ، وَتَقۡضِیۡ لَنَا بِھَا جَمِیۡعَ الۡحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنۡ جَمِیۡعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرۡفَعُنَا بِھَا عِنۡدَكَ أَعۡلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا أَقۡصَی الۡغَایَاتِ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡخَیۡرَاتِ، فِی الۡحَیٰوۃِ وَبَعۡدَ الۡمَمَاتِ، إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ اَللّٰھُمَّ أَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ، تَبَارَكۡتَ ذَا الۡجَلَالِ وَالۡإِكۡرَامِ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یَارَبِّ بِالۡمُصۡطَفٰی بَلِّغۡ مَقَاصِدَنَا

وَاغۡفِرۡلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الۡكَرَمِ

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَفِتۡنَۃِ الۡمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡمَأۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡبَرَصِ وَالۡجُنُوۡنِ وَالۡجُذَامِ وَمِنۡ سَیِّئِ الۡأَسۡقَامِ۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡكَسَلِ وَالۡجُبۡنِ وَالۡھَرَمِ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ۔ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۝ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَۃً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ

الْکٰفِرِیْنَ۔رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔اَللّٰھُمَّ
افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ۔اللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ
مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔اللّٰھُمَّ أَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَابْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَوَابْعَثْهُ مُقَامًا مَّحْمُوْدًان الَّذِیْ وَعَدْتَّه۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَارْضِ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ
وَاَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهٗ ○ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنَّاوَاهْدِنَا وَعَافِنَا وَارْزُقْنَا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ قُلُوبَنَا وَاَزِلْ عُيُوبَنَا وَتَوَلَّنَا بِالْحُسْنٰى
وَزَيِّنَا بِالتَّقْوٰى وَاجْمَعْ لَنَا خَيْرَ الْآخِرَةِ وَالْاُولٰى وَارْزُقْنَا طَاعَتَكَ مَا
اَبْقَيْتَنَا ○ اَللّٰھُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرٰى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرٰى وَاَعِذْنَا مِنْ
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَاَعِذْنَا مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِوَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتَّقْوٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
الْمَلآئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ فَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِيْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِی الْقُرْآنِ
الْعَظِيْمِ وَانْفَعْنَا بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ

صَغِیْرًا○ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَ اَنْ وَ تُعَافِیَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَآءِ وَ الْبَلْوَآءِ الْخَارِجِ مِنَ الْاَرْضِ وَ النَّازِلِ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَ الْاَمْوَاتِ وَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَصْحَابِهِ الْاَعْلَامِ اَئِمَّةِ الْھُدٰی وَ مَصَابِیْحِ الدُّنْیَا وَ عَنِ التَّابِعِیْنَ وَ تَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ، وَأَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ○ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ، وَأَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ○ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ، وَأَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ○ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ○ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ○ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ،لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ،لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ،لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ومن کل ما وقع من الزلل والخطاء فی ھذا التالیف۔

ابوالعطر **محمد عبدالسلام** امجدی برکاتی

تاراپٹی، دھنوشا، جنکپور (نیپال)

خوشخبری

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصنیفات و تالیفات اور آپ کی حیات وخدمات کی مختلف گوشوں پر کتابیں اور مضامین ومقالات اپلوڈ اور شائع کرنے کے لیے آپ کے پیر خانہ کی نسبت سے یہ ویب سائٹ لانچ کیا گیا ہے ۔ اور بھی دیگر دینی کتابیں اور مضامین کا مطالعہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا ویب سائٹ پر وزٹ کر سکتے ہیں۔

WWW.BARKATUSSUNNAH.COM

مصنف خطبات برکات، خلیفہ حضور شیر نیپال

حضرت مولانا ابو العطر مفتی **عبد السلام امجدی** صاحب قبلہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)